سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

اڑیسہ مائننگ کارپوریشن اور دیگر

بنام

آنند چندر پرسٹی

5 نومبر 1996

[بی۔ پی۔ جیون ریڈی اور کے۔ وینکٹا سوامی، جسٹسز]

ملازمت قانون۔ تادیبی کارروائی۔ بار ثبوت۔ الزامات کی نوعیت اور مجرم افسر کی وضاحت پر منحصر ہے۔

مدعا علیہ کے خلاف دو الزامات عائد کیے گئے جو اپیل کنندہ کارپوریشن میں اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ انضباطی تحقیقات کی گئیں۔

انکوائری رپورٹ کی بنیاد پر مدعا علیہ کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔ مدعا علیہ نے مذکورہ حکم کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔ ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن منظور کرتے ہوئے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔

اس عدالت میں دائر اپیل میں یہ دلیل دی گئی تھی کہ بار ثبوت کا سوال اس وقت غیر متعلقہ ہو جاتا ہے جب دونوں فریق اپنے ثبوت پیش کر دیتے ہیں۔

اس عدالت نے کیس کے حقائق اور حالات پر اپیل مسترد کر دی۔

منعقد : 1۔ محکمانہ یا تادیبی انکوائری میں بار ثبوت کا سوال الزامات کی نوعیت اور مجرم افسر کی طرف سے پیش کردہ وضاحت کی نوعیت پر منحصر ہے۔[435D]

2.1۔ ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس میں ثبوت کا مطلق بوجھ ہمیشہ محکمہ پر پڑتا ہے۔ بار ثبوت وضاحت کی نوعیت اور الزامات کی نوعیت پر منحصر ہے. کسی مخصوص معاملے میں اس کی وضاحت پر منحصر ہے کہ بار مجرم افسر پر منتقل کیا جاسکتا ہے۔[435F]

2.2۔ فوری معاملے میں ایک الزام یہ تھا کہ مدعاعلیہ نے کچھ جھوٹی نوٹنگ کی تھی جس کی وجہ سے کچھ نااہل افراد کو قرض دیا گیا تھا۔ جواب دہندگان کا کیس یہ تھا کہ یہ قرض ے کچھ دستاویزات اور دفتر میں دیگر ملازمین کے ذریعہ رکھے گئے کچھ ریکارڈ پر مبنی تھے۔ ایسی صورتحال میں یہ مدعاعلیہ پر منحصر تھا کہ وہ اپنا مقدمہ قائم کرے۔ محکمہ سے یہ توقع نہیں کی جاتی ہے کہ وہ دفتر میں موجود دیگر ملازمین کی جانچ پڑتال کرے تاکہ یہ ظاہر ہو سکے کہ ان کے اعمال یا اکاؤنٹس مدعاعلیہ کے ذریعہ کی گئی غلط نوٹنگ کی بنیاد نہیں بن سکتے تھے۔ [435ایف-ایچ].

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 14163 آف 1996۔

1995 کے او۔جے۔سی نمبر 2616 میں اڑیسہ ہائی کورٹ کے 22.1.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کی طرف سے انٹر جیت رائے اور راج کمار مہتا۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا۔

بی۔پی۔جیون ریڈی، جسٹس نے اجازت دی گئی۔

فریقین کا مشورہ سنا۔

مدعا علیہ اپیل کنندہ کارپوریشن کی سروس میں اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر تھا۔ان کے خلاف دو الزامات عائد کیے گئے تھے اور انضباطی جانچ کی گئی تھی۔ پہلا الزام یہ تھا کہ مدعا علیہ نے بعض افراد کو قرضوں کی منظوری کی سفارش کرتے ہوئے کچھ غلط نوٹنگ کی تا کہ ان کے خلاف کوئی قرض واجب الادا نہ ہو۔اس طرح کی جھوٹی نوٹنگ کی بنیاد پر، قواعد کے برعکس، ان کو قرض سے منظور کیے گئے۔ دوسرا الزام یہ تھا کہ وہ عملے پر مناسب کنٹرول اور نگرانی کرنے میں ناکام رہے جس کی وجہ سے متعلقہ رجسٹر اور ریکارڈ کو تازہ ترین نہیں رکھا گیا۔ انکوائری افسر نے بتایا کہ چارج نمبر 1 قائم ہونے کے باوجود چارج نمبر 2 جزوی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ مذکورہ رپورٹ کی بنیاد پر مدعا علیہ کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا تھا، جسے اس نے اڑیسہ ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن کے ذریعہ چیلنج کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن کو منظور کر لیا ہے جس میں کہا گیا ہے: (الف) پہلا چارج ثابت کرنے کا بوجھ محکمہ پر ہے۔ تاہم، انکوائری افسر نے غلط طریقے سے مدعا علیہ پر الزام کو غلط ثابت کرنے کا بوجھ ڈال دیا ہے۔ محکمہ کو اپنے ثبوتوں کی بنیاد پر کامیاب ہونا چاہئے نہ کہ کمزوری کی بنیاد پر یا مجرم افسر کی اپنی بے گناہی ثابت کرنے میں ناکامی کی بنیاد پر۔ چونکہ تفتیشی افسر نے ایک غلط مفروضے پر کام کیا ہے جو قانون میں جائز نہیں ہے، لہذا اس کے ذریعہ چارج نمبر 1 پر درج کردہ نتائج کو کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے، (ب) ایسا کوئی قاعدہ پیش نہیں کیا گیا ہے جس سے پتہ چلتا ہو کہ کس افسر کو کون سا رجسٹر برقرار رکھنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی مدعا علیہ کے جرم کو ثابت کرنے کے لئے کوئی زبانی ثبوت موجود ہے۔ اس الزام کے معاملے میں بھی مدعا علیہ پر اپنی بے گناہی ثابت کرنے کا بوجھ غلط طریقے سے ڈال دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن میں دی گئی سزا کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔

درخواست گزار کارپوریشن کے وکیل نے کہا کہ بار ثبوت کا سوال اس وقت غیر متعلقہ ہو جاتا ہے جب دونوں فریق اپنے ثبوت پیش کر دیتے ہیں۔ فاضل وکیل نے یہ بھی شکایت کی کہ ہائی کورٹ یہ تجویز کرتی ہے کہ انضباطی معاملات میں درکار ثبوت کا معیار فوجداری معاملوں میں حاصل ہونے والے ثبوت وں کی طرح ہی ہے۔ وکیل نے کہا کہ یہ کہتے ہوئے کہ وہ ثبوتوں کی دوبارہ وصولی نہیں کر رہا ہے، ہائی کورٹ نے بالکل ایسا ہی کیا ہے۔ دوسری طرف مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے ہائی کورٹ کے استدلال اور نتیجے کی حمایت کی۔

ڈسپلنری یا محکمانہ انکوائری میں بار ثبوت کا سوال الزامات کی نوعیت اور مجرم افسر کی طرف سے پیش کردہ وضاحت کی نوعیت پر منحصر ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے، اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کو یہ شکایت کرنے میں حق بجانب ٹھہرایا جا سکتا ہے کہ اس معاملے میں ہائی کورٹ کی طرف سے مقرر کردہ ثبوت کا معیار ڈسپلنری انکوائری کے لئے نامناسب لگتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی کہنا چاہیے کہ انکوائری افسر کی جانب سے اپنی رپورٹ میں کیے گئے کچھ مشاہدات ہائی کورٹ کی جانب سے کی جانے والی تنقید کی تائید کرتے ہیں۔

الزامات کی نوعیت سمیت کیس کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس معاملے میں مداخلت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ بار ثبوت کے حوالے سے جو موقف ہم نے اوپر واضح کیا ہے، وہ یہ ہے کہ ثبوت کا مطلق بوجھ جیسی کوئی چیز نہیں ہے، جو ہمیشہ انضباطی انکوائری میں محکمے پر جھوٹ بولتی ہے۔ ثبوت کا بوجھ وضاحت کی نوعیت اور الزامات کی نوعیت پر منحصر ہے۔ کسی مخصوص صورت میں اس کی وضاحت پر منحصر ہے کہ بوجھ مجرم افسر پر منتقل کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اس معاملے میں پہلا الزام لے لیجیے۔ الزام یہ تھا کہ انہوں نے کچھ جھوٹی نوٹنگ کیں جن کی وجہ سے کچھ نااہل افراد کو قرضے دیئے گئے۔ مدعا علیہ کا کیس یہ تھا کہ یہ کچھ بھی پیش کردہ دستاویزات اور دفتر میں دیگر ملازمین کے ذریعہ رکھے گئے کچھ ریکارڈ پر مبنی نہیں تھا۔ ایسی صورتحال میں یہ مدعا علیہ پر منحصر ہے کہ وہ اپنا مقدمہ قائم کرے۔ محکمہ سے یہ توقع نہیں کی جاتی ہے کہ وہ دفتر میں موجود دیگر ملازمین کی جانچ پڑتال کرے تاکہ یہ ظاہر ہو سکے کہ ان کے اعمال یا ریکارڈ مدعا علیہ کے ذریعہ کی گئی غلط نوٹنگ کی بنیاد نہیں بن سکتے تھے۔

اس معاملے کے حقائق اور حالات میں ہم آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت معاملے میں مداخلت کرنے سے انکار کرتے ہیں سوائے قانون کی پوزیشن کو واضح کرنے کے۔ اس کے مطابق اپیل بغیر کسی قیمت کے خارج کر دی جاتی ہے۔

پی۔ٹی۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24